© rasailojaraid.com

سالِ نو مبارک ہو...... مگر ملک وملت کی حالتِ زار؟

ہم 1433ھ کا استقبال حسب معمول دعائے مسنون کے کلمات طیبات سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں:
(اللھم أھله علینا بالأمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربک اللہ)
"اے اللہ! محرم الحرام کے اس نئے چاند کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرما۔"

سال گزشتہ کا محاسبہ من حیث القوم کریں تو پورے عالم اسلام کے حالات دگرگوں رہے اور امت مسلمہ کیا یگانوں اور کیا بیگانوں کے ہاتھوں ستم کا شکار رہی۔ کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان اور خود پاکستان امریکہ اور یہود و ہنود کی چیرہ دستیوں سے لہولہان ہے۔ قبلہ اول بدستور پنجۂ یہود میں ہے۔ کشمیری ہزار تدبیر کے باوجود بھارتی غلامی کے زنجیر اور بدترین استبداد میں مظلوم ومجبور زندگی گزار رہے ہیں۔ بھارت ہمارے دریاؤں پر من مانی کر کے دن رات ہمارا پانی بند کر رہا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع ابلاغ بے حیائی اور فحاشی پھیلانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ میں لگے ہیں، اسلامی شرم وحیا کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ گانے بجانے کو مسلمانوں کی ثقافت بنا دیا گیا ہے۔ امریکہ ہمارے فوجیوں کو مار رہا ہے اور دہشت گرد ملک کو خاک وخون میں نہلا رہے ہیں۔ مسلمان اپنے دین سے دور ہو رہے ہیں۔ مسجدیں ویران اور کلب آباد ہیں۔ وحدت امت عنقا اور فرقہ بندی توانا ہو رہی ہے۔ حکومت معاشی، انتظامی اور اخلاقی ذمہ داریوں سے آنکھیں بند کر کے دن رات بھٹو خاندان اور بھٹوازم کے پرچار میں لگی ہے۔ مادر وطن کے سپوت "وال کینو" اور "بلڈر" نامی دو سرحدی چوکیوں پر جانوں کے نذرانے پیش کر کے جام شہادت نوش کر رہے ہیں اور جیالے اقتدار کے ایوانوں میں بیگم نصرت بھٹو کے چہلم کی بدعات منا رہے ہیں۔ ڈراموں والے دختران اسلام کے سروں سے چادر زہرا نوچ کر انہیں حیا سوز بے پردگی کے ساتھ سٹیج پر لا رہے ہیں اور مسلمان مائیں اپنی کوکھ سے جنم لینے والی معصوم بچیوں کو پال پوس کر دریائے معصیت میں پھینک رہی ہیں الا ماشاء اللہ...... اور یہ سب کچھ ثقافت کے نام پر ہو رہا ہے۔

علمائے اسلام جو اصولی طور پر اسلام کے محافظ تھے، اسلام کی جگہ اپنے فرقوں کی آبیاری میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ وہ اصل کو چھوڑ کر فروع وزوائد کی آبیاری کر رہے ہیں۔ اسلام کا شجر سایہ دار مرجھا رہا ہے اور جھاڑ جھنکار پر بہار ہو رہا ہے۔ قرآن کی جگہ ملفوظات اور سنن کی جگہ بدعات کو دی جا رہی ہے۔ مشرکانہ اعمال کو عین توحید بنا دیا گیا ہے۔ دربار الٰہیہ سے مخلوق اللہ کو نکال کر بندوں کے آستانوں پر جمع کیا جا رہا ہے۔ میلے اور عرس گلی گلی لگائے اور منائے جا رہے ہیں۔ صوفی کانفرنس ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منعقد نہ کی تھی۔ طبلہ سارنگی اور ساز زندگی کو روح کی غذا بنا دیا گیا ہے۔ ان سب باتوں سے اللہ ہم سے ناراض ہے اور ہم بگٹٹ اور بے لگام تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم علماء سے پوچھتے ہیں کہ

© rasailojaraid.com